36778- کھجوروں کی زکاۃ

سوال

میرا ایک کھجوروں کا باغ ہے، میں کھجوریں اتار کر مارکیٹ میں فروخت کرتا ہوں، اس میں زکاۃ کا تناسب کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

کھجوروں میں زکاۃ کے وجوب پر علماء
کرام کا اجماع ہے، اور اس میں اس وقت تک زکاۃ نہیں جب تک کہ وہ نصاب تک نہ پہنچ
جائیں، اس کا نصاب پانچ وسق ہے، اور ایک وسق ساٹھ صاع اور ایک صاع چار مد اور ایک
مد ایک عام آدمی کی دونوں ہتھیلیوں کے برابر ہوتا ہے.

دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ المقدسی (
154/4).

اس کی دلیل مسلم شریف کی مندرجہ ذیل
حدیث ہے :

ابوسعید خدري رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"غلہ اور کھجور میں اس وقت تک صدقہ
نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (979).

دوم :

کھیتی اور پھلوں کو سیراب کا طریقہ
مختلف ہونے کی بنا پر اس کی مقدار زکاۃ بھی مختلف ہوتی ہے.

اگر تو سیراب کرنے میں اخراجات وغیرہ
نہ ہوتے ہوں مثلا بارش یا چشمہ کے ذریعہ زمین سیراب کی جاتی ہو، یا زمین پانی کے
قریب ہو اور وہ اپنی رگوں کے ذریعہ خود ہی پانی پی لیتی ہو اسے سیراب کرنے کی ضرورت
ہی نہ ہو تو اس میں عشر ہوگی.

اور اگر اسے سیراب کرنے میں اخراجات
کرنا پڑیں مثلا اگر پانی پہنچانے کے لیے موٹر وغیرہ کی ضرورت ہو تو اس میں نصف عشر
ہوگی.

آئمہ اربعہ کا قول یہی ہے، بلکہ ابن
قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"ہمیں اس میں کوئی اختلاف معلوم
نہیں" اھ

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ (4/164
–166).

اخراجات کا معنی یہ ہے کہ اس زمین تک
پانی پہنچانے کے لیے کسی آلہ اور مشین کی ضرورت ہو.

دیکھیں : المغنی (4/166).

اس کی دلیل بخاری شریف کی مندرجہ ذیل
حدیث ہے :

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس زمین کو آسمان اور چشموں کے
ذریعہ سیراب کیا جائے یا وہ زمین زمین بغیر سیراب کیے خود ہی پانی چوس لے تو اس میں
عشر ہے، اور جسے پانی نکال کر سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1438).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

"عثريا" خطابی رحمہ اللہ تعالی کا
کہنا ہے : یہ وہ زمین ہے جو بغیر سیراب کیے خود ہی اپنی رگوں کے ذریعہ پانی چوس لے.

"بالنضح" یعنی رہٹ وغیرہ چلاکر،
یہ مسلم کی روایت ہے، اوراس سے مراد پانی پلانے والے اونٹ ہیں، اوراونٹ توبطور مثال ذکر کیا گیا ہے، وگرنہ گائے اور بیل وغیرہ بھی اسی کے حکم میں ہیں. اھ

اورشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہیں :

"جوزمین بارش اور نہر اور چشموں کے
ذریعہ سیراب کی جائے اس سے حاصل ہونے والے غلہ اوردانوں، مثلا کھجوراور منقہ اور گندم، جو وغیرہ میں عشر ہے، اورجو موٹروں اور پمپوں وغیرہ کے ساتھ سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے". اھ

دیکھیں : فتاوی ابن باز (74/14).

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں
ہے :

"بغیر کسی اخراجات سے سیراب کی جانے
والی زمین میں عشر واجب ہوتی ہے، مثلا بارش یا چشموں اورجوزمین خود ہی پانی چوس لے، اورجس زمین کوسیراب کرنے کے لیے اخراجات کیے جائیں اوروہ موٹروں اور پمپوں کے ذریعہ سیراب کی جائے تواس میں نصف عشر واجب ہوگی.

اوراگر نصف سال بغیر اخراجات اور
نصف سال اخراجات کے ذریعہ سیراب کی جاتی ہو تواس میں عشر کا دوتہائی حصہ ہوگا، اوراگر دونوں طریقوں میں سے ایک طریقہ کے ساتھ زیادہ سیراب کی جاتی ہو تووہ طریقہ معتبر شمار ہوگا جس سے زیادہ سیراب کی جاتی ہو، اوراگر اسے مقدار معلوم نہیں تو اس میں عشر واجب ہوگی" اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (176/9).

واللہ اعلم.